سیرِ ملکوت اور شب معراج

(از جناب مولانا عبد الحلیم صاحب انصاری)

امتوں کو نیابت الٰہی وعبدیت حقیقی کی شاہراہ مقصود پر ڈالنے اور انھیں زیور اخلاق وتہذیب سے آراستہ کرنے کا سررشتہ ہمیشہ اولوالعزم پیغمبروں کے ہاتھوں میں رہا ہے اور انسانی رہبری کا فرض بجالانے میں یہ مقدس وجود کسی زبردست مادی قوت کی پروا نہیں کرتے۔ ان نورانی شمعوں کو بجھانے کیلئے تمام طاغوتی قوتیں تل جاتی ہیں تاکہ یہ عالم آب وخاک ان انفاس قدسیہ کی برکات سے محروم رہ کر باطل کی سیاہ کاریوں کا آماجگاہ بنا رہے لیکن ایسے بدبختوں کی دوڑ دھوپ کا ہمیشہ یہی حشر ہوا کہ یہ ہٹ دھرم گرداب فنا میں ٹکر اٹکرا کر نیست ونابود ہوگئے اور آفتاب حق کی جلوہ ریزیوں سے تمام عالم منور ہوا۔ جب خدا کے فرستادے پیغام حق پہنچا کر اتمام حجت کر چکتے ہیں اور آواز دبانے میں دشمن کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑتے تو صاحب شریعت پیغمبروں کی زندگی میں ایک موقعہ آتا ہے جس میں انھیں عالم ملکوت کی سیر کرائی جاتی ہے تاکہ یہ روحانی سیر متبعین کے لئے پیام زندگی اور معاندوں کیلئے پیغام موت ہو اس وقت ہٹ دھرم دشمنوں کا صاحبِ شریعت سے یہ اصرار ہوتا ہے کہ وہ عذاب الٰہی جس سے ہم ڈرائے جاتے ہیں کیوں نہیں لایا جاتا تاکہ ترکش کا یہ آخری تیر بھی ختم ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ رسُول کو یہ حکم دیتا ہے کہ غیرت حق کا پیمانۂ صبر لبریز ہوگیا۔ تم جمعیۃ حقہ کو ہمراہ لیکر سرزمین امن میں چلے جاؤ کیونکہ سچائی کے راستہ میں حائل ہونیوالی تمام قوتوں کے فنا ہونے کا وقت آگیا ہے اور یہ عالم آب وگِل اب کفر وشرک کی نجاست سے پاک ہوجائے گا۔ یہ سیر ملکوت صاحب شریعت پیغمبروں کی زندگی کا جزو لاینفک رہی ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی یہ منزلت حاصل ہوئی۔ جس کی گواہی قرآن حکیم نے ان الفاظ میں دی ہے وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (انعام ع ۹) ایسے ہی ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو آسمان وزمین کی بادشاہت کی سیر کرائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور سینا پر خدا سے ہمکلامی کا منصب حاصل ہوا تو وہ قوانین شریعت۔ بشارت اور آیات وبینات لیکر مصر میں تشریف لائے۔ قوم فرعون نے نہ صرف تکذیب کی بلکہ ایمان والوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ حضرت موسیٰ نے پیغام حق پہنچانے اور فرعونیوں کو معجزات دکھلانے میں حجت پوری کردی لیکن ان میں سے کوئی بھی حق کی طرف نہیں جھکا۔ خدا کا حکم ہوا مسلمانوں کو لیکر طور سینا پر آؤ اور فرعون کو دعوائے انانیت وہمہ ہمی کے باوجود دریائے نیل کی موجوں میں ڈبو دیا۔

سرزمین عرب میں آفتاب دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عرصہ تک لوگوں کو پیغام حق سنایا اور تن تنہا چند سعید روحوں

کی معیت میں کفار قریش کی دراز دستیوں سے سینہ سپر ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ وقت آیا کہ عالم قدس کا تاجدار سیاحت ملکوت سے نواز آگیا۔ اور اس کی رسائی اس سرحد تک ہوئی کہ آج تک کسی فرزند آدم کا قدم وہاں تک نہیں پہنچا۔ جس طرح قوم فرعون کے غرق ہونے اور حضرت موسیٰ کے طور سینا کی طرف بنی اسرائیل سمیت ہجرت کرنے سے دین موسوی کی تکمیل اور دور امن کا آغاز ہوا ٹھیک اسی طرح حضور سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر ملکوت سے سرفراز ہونا اور مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر جانا امت محمدیہ کیلئے آیۂ رحمت ثابت ہوا۔ نیز دین الٰہی کی تاسیس وتکمیل کیلئے جن نعمتوں کی ضرورت تھی وہ خلوت گاہ راز سے عطا کی گئیں۔

اس مختصر تمہید کے بعد ہم وہ واقعات مختصراً بیان کرینگے جو اس قفس عنصری کے ساتھ بحالت بیداری آنحضرتؐ کو پیش آئے اور جن کے متعلق قرآن حکیم نے سورۂ بنی اسرائیل کی ان شروع آیات میں اشارہ فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِيْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔ یعنی پاک ذات ہے وہ خدا جو اپنے بندے کو رات کے وقت میں مسجد کعبہ سے مسجد بیت المقدس تک لیگیا جس کے آس پاس ہم نے دینی و دنیوی برکتیں نازل کی ہیں تاکہ ہم اس کو قدرت کی عجیب چیزیں دکھلائیں بیشک وہ رب العزت سننے دیکھنے والا ہے۔ بلا اختلاف سب کا اتفاق ہے کہ یہ بعثت اور آغاز وحی کے بعد اور ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے جو مکہ معظمہ میں پیش آیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیداری اور خواب کی درمیانی حالت میں دیکھا کہ مکان کی چھت کھلی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام چند فرشتوں سمیت نازل ہوئے آپ کو جگا کر پہلے وہ چاہ زمزم کے پاس لیگئے اور وہاں سینہ چاک کرکے قلب اطہر آب زمزم سے دھویا۔ ایک سونے کا طشت ایمان وحکمت سے معمور لایا گیا۔ جبرئیلؑ نے طشت سے ایمان وحکمت کا خزانہ لیکر سینہ مبارک میں رکھدیا اس کے بعد گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا براق نامی ایک جانور لایا گیا جسکی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ اس کا ہر قدم وہاں پڑتا تھا جہاں نگاہ کی آخری حد ہوتی تھی اس پر سوار ہوکر عجائب قدرت دیکھتے ہوئے آپ بیت المقدس آئے مسجد اقصیٰ میں دو رکعت نماز ادا کی یہاں سے نکلے تو جبرئیلؑ نے شراب اور دودھ کے پیالے آپ کے سامنے پیش کئے آپ نے دودھ کا پیالہ اٹھا لیا پھر جبرئیلؑ آنحضرتؐ کو لیکر آسمان پر چڑھے تو ایک بزرگ نظر آئے جن کی داہنی اور بائیں طرف بہت سی پرچھائیاں تھیں جب وہ داہنی طرف دیکھتے تو ہنستے اور جب بائیں طرف دیکھتے تو رودیتے تھے آپ کو دیکھکر وہ بولے مرحبا اے نبی صالح فرزند صالح۔ حضرت جبرئیلؑ نے بتایا کہ یہ آپ کے باپ حضرت آدمؑ ہیں ان کی داہنی جانب اہل جنت کی ارواح ہیں اور بائیں جانب دوزخی اولاد ہے۔ اسلئے جب ادہر دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور ادھر دیکھکر آزردہ ہوتے ہیں۔ اسی آسمان میں آمنے سامنے دو نہریں نظر آئیں پوچھنے پر جبرئیلؑ نے بتایا کہ یہ نیل وفرات کی سوتیں ہیں۔ چلتے پھرتے آپ کو ایک اور نہر نظر آئی جس پر لولو و زبرجد کا ایک محل تعمیر تھا اور اس کی زمین مشک کی تھی، جبرئیلؑ نے کہا یہ نہر کوثر ہے جسکو پروردگار نے مخصوص آپ کیلئے رکھا ہے اسی طرح ہر آسمان پر گذرتے گئے اور ہر آسمان میں کسی نہ کسی پیغمبر سے ملاقات ہوئی۔ چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ سے ملاقات کرکے

جب آپ آگے بڑھے تو حضرت موسیٰ رو پڑے آواز آئی اے موسیٰ اس رونے کا سبب کیا ہے۔ موسیٰ نے عرض کیا خداوندا میرے بعد تو نے اس نوجوان کو مبعوث کیا ہے اسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائینگے۔ ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیمؑ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے جس میں ہر روز ستر ہزار نئے فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ اسکے بعد آپ کو جنت کی سیر کرائی گئی جس کے گنبد موتی کے تھے اور زمین مشک کی تھی اور اس مقام تک پہنچے جہاں قلم قدرت کے چلنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ آگے بڑھکر آپ سدرۃ المنتہیٰ تک تشریف لیگئے اس درخت پر شانِ ربانی کا پرتو تھا جس نے آکر جب اسکو چھپا لیا تو اس کی ہیئت بدل گئی اور اس میں حسن کی وہ کیفیت پیدا ہوگئی جس کو کوئی زبان بیان نہیں کرسکتی اور رنگ برنگ کے وہ نور نظر آئے جن کو الفاظ ادا نہیں کرسکتے، یہی وہ مقام ہے جہاں سے چیزیں نیچے زمین پر اترتی ہیں اور زمین سے چڑھکر اوپر جاتی ہیں۔ یہاں پہنچکر حضرت جبرئیل اپنی اصلی کمالی صورت میں آپ کے سامنے نمودار ہوئے پھر شاہد مستور ازل نے چہرہ سے پردہ اٹھایا اور خلوت گاہ راز میں راز و نیاز کے وہ پیغام ادا ہوئے جن کی لطافت و نزاکت بار الفاظ کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ اسوقت آپ کو بارگاہ خاص سے تین عطیے مرحمت ہوئے۔ سورہ بقر کی آخری آیتیں جن میں اسلام کے عقائد و ایمان کی تکمیل اور اس کے دور مصائب کے خاتمہ کی بشارت ہے۔ رحمت خاص نے مژدہ سنایا کہ امت محمدی میں ہر ایک جو شرک کا مرتکب نہ ہوا ہو کرم مغفرت سے نوازا جائیگا۔ اور ندا آئی امت پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں۔ آپ ان عطیات کو لیکر واپس پھرے اور حضرت موسیٰ کے پاس پہنچے تو انھوں نے دریافت کیا کہ بارگاہ ایزدی سے کیا لائے؟ فرمایا امت پر پچاس وقت کی نماز۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ میں نے بنی اسرائیل کا خوب تجربہ کیا ہے آپ کی امت سے یہ بار اُٹھ نہ سکیگا۔ آپ واپس جائیے اور عرض کیجئے۔ حضرت موسیٰ کے مشورہ سے بار بار دربار الٰہی میں عرض پرداز ہوتے رہے یہاں تک کہ شب و روز میں صرف پانچ وقت کی نماز رہ گئی۔ حضرت موسیٰ نے پھر مزید تخفیف کا مشورہ دیا لیکن آپ نے فرمایا کہ اب مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے۔ ندا آئی کہ اے محمد میرے حکم میں تبدیلی نہیں نمازیں پانچ ہونگی لیکن ہر نیکی کا بدلہ دہ گونہ دونگا یہ پانچ بھی پچاس ہوں گی۔ میں نے بندوں پر تخفیف کردی اور اپنا فیصلہ نافذ کردیا۔ ہنوز رات کا کچھ حصہ باقی تھا کہ سیر ملکوت ختم کراکر آپ آرام گاہِ خاص میں پہنچا دیئے گئے۔

عالم قدس کے یہ واقعات ظاہر بینوں کی نظر میں ضرور تعجب انگیز تھے اسلئے علی الصباح لوگوں سے جب آپ نے ذکر فرمایا تو کفار نے تکذیب کی اور بیت المقدس کے متعلق ثبوت طلب کرنے پر آپ نے وہاں کا ہو بہو نقشہ بیان کردیا۔

معراج کی رات

اختر شام کی آتی ہے فلک سے آواز — سجدہ کرتی ہے سحر جسکو وہ ہے آج کی رات
رہ یک گام ہے ہمت کیلئے عرش بریں — کہہ رہی ہے یہ مسلمان سے معراج کی رات

(اقبالؔ)